رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم Regd. No. L.5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ ربوہ
خطبہ نمبر ۳
فی پرچہ ۱ر

یوم سہ شنبہ ۲۲ جمادی الاول ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹ | ۱۸ صلح ۱۳۳۴ ہش * ۱۸ جنوری ۱۹۵۵ء | نمبر ۱۵

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۷ جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

"گو نزلہ میں کمی آ رہی ہے۔ مگر ابھی تک تکلیف ہے" ــــ اس سے قبل ۱۶ جنوری کو حضور نے صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا :۔

"نزلہ اور سر درد کی شکایت ہے"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

محترم خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کو فالج کی بیماری کے علاوہ جگر میں خرابی کی تکلیف ہو گئی ہے۔ جس سے پاؤں اور باقی حصہ جسم پر ورم ہو گیا ہے۔ نیز دل پر بھی اثر ہے احباب محترم خانصاحب کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

پاکستان اور ہندوستان کے درمیان مزید ریلوے لائنیں کھلنے کا امکان

دونوں ملکوں میں خیر سگالی کا جذبہ بڑھنے کے امکانات پہلے کی نسبت بہت زیادہ ہیں

بمبئی ۱۷ جنوری۔ ہندوستان میں پاکستان کے ہائی کمشنر راجہ غضنفر علی خاں نے کہا ہے کہ پاکستان اور ہندوستان کے درمیان مزید ریلوے لائنیں کھولنے کا انتظام ہو رہا ہے۔ انہوں نے آج یہاں ایک پریس ملاقات میں بتایا ــــ کہ اس وقت دونوں ملکوں کی حکومتیں فیروز پور قصور ریلوے لائن کھوکھراپار کے راستے آنے والی ریلوے لائن اور مشرقی و مغربی بنگال کو ملانے والی ریلوے لائن کو دوبارہ کھولنے کے امکان پر غور کر رہی ہیں۔ انہوں نے کہا آج دونوں ملکوں کے درمیان باہمی خیر سگالی کے جذبات بڑھنے کے امکانات پہلے کی نسبت بہت وسیع ہو گئے ہیں۔ چنانچہ اس کا ایک خوشگوار اثر یہ ظاہر ہوا ہے کہ دونوں ملکوں کے اخبارات کا لہجہ پہلے کی نسبت بہتر ہو گیا ہے ہندوستان کے یوم جمہوریہ کی تقریبات میں گورنر جنرل پاکستان جناب غلام محمدؐ کی متوقع شرکت کا ذکر کرتے ہوئے راجہ غضنفر علی خان نے امید ظاہر کی کہ ان کی تشریف آوری سے دونوں ملکوں کے تعلقات اور بہتر ہو جائیں گے۔ دوران گفتگو میں آپ نے طلباء کے وفود اور کھلاڑیوں کے باہم آنے جانے کی اہمیت پر بھی زور دیا۔ آپ نے کہا اس قسم کے وفود کے ایک دوسرے کے ہاں آنے جانے سے تعلقات کو اور زیادہ بہتر بنانے میں مدد مل سکتی ہے۔

حملہ آوروں کا مقابلہ کرنے کے لئے امریکہ نے چار لڑاکا ہوائی جہاز کوسٹاریکا بھیج دیئے

واشنگٹن ۱۷ جنوری۔ امریکہ نے ایک حمل و نقل کا ہوائی جہاز اور چار لڑاکا ہوائی جہاز کوسٹاریکا بھیج دیئے ہیں۔ تاکہ ان کی مدد سے حملہ آوروں کا مقابلہ کیا جا سکے۔ امریکی ریاستوں کی تنظیم کی کونسل کے فیصلے کے چند گھنٹے بعد ہی ہوائی جہاز روانہ کر دیئے گئے تھے۔ کونسل نے کل سہ پہر ایک خصوصی اجلاس میں باقاعدہ قرارداد کے ذریعہ اس امر کی منظوری دی تھی۔ کہ امریکہ چار لڑاکا ہوائی جہاز کوسٹاریکا کے ہاتھ فروخت کر سکتا ہے تاکہ وہاں کی حکومت بیرونی حملہ آوروں کو پسپا کرنے میں کامیاب ہو سکے۔ کوسٹاریکا کے نائب وزیر خارجہ نے کونسل سے اپیل کی ہے کہ ان کے ملک میں بعض بیرونی عناصر کی ناجائز مداخلت کو روکنے کے لئے بعض اور قطعی فیصلے کئے جائیں۔ انہوں نے مزید وضاحت کی کہ کوسٹاریکا میں جو کچھ ہوا ہے، انقلاب سے اس کا کچھ تعلق نہیں ہے انہوں نے کہا صاف طور پر کوسٹاریکا پر باہر سے حملہ کیا گیا ہے کیونکہ۔ انقلاب ملک کے اندر سے پیدا ہوتا ہے بیرونی مداخلت کا اس میں کوئی دخل نہیں ہوتا۔

امریکی دفتر خارجہ کے مسٹر ہنری ہالینڈ نے کل کونسل کے فیصلے سے قبل کہا تھا کہ امریکہ ۵۱ ۔ لڑاکا جہاز کوسٹاریکا کے ہاتھ فروخت کرنے کے لئے تیار ہے۔ کونسل نے امریکہ کو لڑاکا جہاز بھیجنے کا اختیار دینے کے علاوہ جنوبی امریکی ریاستوں کو بھی اس امر کی اجازت دیدی کہ وہ کوسٹاریکا کے ہاتھ سامان جنگ فروخت کر سکتی ہیں۔ کوسٹاریکا کے شہر لاتیبریا پر ہوائی جہازوں اور ٹینکوں کی مدد سے کل حملے کی اطلاع موصول ہونے کے فوراً بعد کونسل نے یہ فیصلہ کیا تھا۔

۴ بہاد لپور کے ایک دن کے دورے کے بعد آج صبح کراچی واپس پہنچ گئے۔

ترکی کے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ روم جائینگے

روم ۱۷ جنوری۔ باخبر حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ ترکی کے وزیر اعظم مسٹر عدنان مندریس اور وزیر خارجہ فواد کوپرولو ۳۰ جنوری کو روم پہنچیں گے۔ اور ۲ فروری تک یہاں مقیم رہیں گے۔ ترکی کے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ آجکل عرب ممالک کا دورہ کر رہے ہیں۔

ہندوستان اور پاکستان کے لوگوں کے درمیان کسی قسم کی تلخی نہیں ہے (نہرو)

مدراس ۱۷ جنوری۔ ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے کہا ہے کہ ہندوستان اور پاکستان کے لوگوں کے درمیان اب کسی قسم کی تلخی نہیں ہے۔ کل انہوں نے یہاں کانگرس کمیٹی سے خطاب کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ بالآخر ہندوستان و پاکستان کے تمام متنازعہ فیہ مسائل حل کر لئے جائینگے انہوں نے کہا دونوں ملکوں کے لئے یہ ناگزیر ہے کہ وہ باہم دوستانہ تعلقات قائم رکھیں۔

امریکہ فارموسا کو روسی جہاز واپس دینے کا مشورہ دیگا

واشنگٹن ۱۷ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ امریکہ نیشنلسٹ چین کی حکومت کو مشورہ دیگا کہ وہ روس کا

جنرل رجوے مستعفی ہونا چاہتے ہیں

واشنگٹن ۱۷ جنوری۔ امریکی افواج کے چیف آف سٹاف جنرل میتھیو۔ بی۔ رجوے۔ مشرق بعید کے امریکی کمانڈر انچیف جنرل جان ہل اور امریکی فوج کے اسسٹنٹ چیف آف اسٹاف کے متعلق اس قسم کی خبریں پھر گشت کر رہی ہیں۔ کہ وہ عنقریب اپنے استعفے صدر آئزن ہاور کو پیش کر دیں گے۔ پہلے بھی ایسی خبریں یہاں کے اخبارات میں شائع ہوتی رہی ہیں۔ جنرل رجوے کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ فوجی سامان میں مزید کمی کے فیصلے کے خلاف احتجاج کے طور پر مستعفی ہو رہے ہیں۔

مسٹر محمد علی واپس کراچی پہنچ گئے

کراچی ۱۷ جنوری۔ وزیر اعظم مسٹر محمد علی

شام میں پولیس اور طلبہ کے درمیان مزید تصادم

اب تک ۳۱ طلبہ زخمی ہو چکے ہیں

دمشق ۱۷ جنوری۔ کل یہاں پولیس اور طلبہ کے درمیان تصادم میں ۲۰ طلبہ زخمی ہو گئے یہ طلبہ ترکی اور عراق کے مجوزہ دفاعی معاہدے کے خلاف مظاہرہ کر رہے تھے۔ کل کے تصادم میں ایک سپاہی کو بھی زخم آئے۔ گذشتہ دو دنوں میں اب تک جو مظاہرے ہوئے ہیں ان میں ۳۱ طلبہ زخمی ہوئے ہیں۔

بیس ۲۰ روسی باشندوں نے امریکہ میں پناہ طلب کی ہے

واشنگٹن ۱۷ جنوری۔ نیشنلسٹ چین کی حکومت نے روس کا جو جہاز گذشتہ جون سے اپنے قبضہ میں کر رکھا ہے۔ اس کے عملہ کے ۴۹ آدمیوں میں سے بیس آدمیوں نے امریکہ میں پناہ طلب کی ہے۔ لیکن ساتھ ہی یہ درخواست کی ہے کہ انہیں ایسی بستیوں میں رکھا جائے جہاں روسی زبان بولی یا سمجھی جاتی ہو۔ امریکی حکام ان کی اس درخواست پر غور کر رہے ہیں۔

تعلیمی ترقی کے لئے مزید ٹیکس لگانے کی تجویز

ڈھاکہ ۱۷ جنوری۔ مشرقی بنگال ثانوی تعلیم بورڈ کے صدر جناب قدرت خدا نے کہا ہے۔ کہ صوبے میں تعلیمی حالت کو بہتر بنانے کے لئے مزید ٹیکس لگایا جائے۔ انہوں نے چاٹگام میں استادوں کی کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ ہر شخص تسلیم کرتا ہے کہ تعلیم کی حالت ناقص ہے۔ لیکن اسے بہتر بنانے کے لئے خود کچھ کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔

---

۴۴ "ٹواپسے" نامی بحری جہاز واپس کر دے۔ کہا جاتا ہے کہ امریکہ کا خیال ہے کہ جہاز کو واپس کر دینے سے مشرق بعید میں قیام امن کے امکانات کو تقویت پہنچے گی۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۸ جنوری ۱۹۵۵ء

مشرقی پنجاب کے مقدس مقامات

خبر ہے کہ مشرقی پنجاب (بھارت) نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ وہاں جو مساجد۔ خانقاہیں اور مسلمانوں کے مقدس مقامات ہیں۔ اور ان کے ساتھ جو ملحقہ اراضی یا دوسری جائداد ہے۔ اس کو ان شرنارتھیوں کو الاٹ کر دیا جائے۔ جن کو ابھی تک مکان یا جائیداد نہیں ملی۔ اگر یہ درست ہے تو یہ فیصلہ نہائت افسوسناک ہے۔ یہ بات نہ صرف ان معاہدات کی خلاف ورزی ہے۔ جو بھارت نے پاکستان کے ساتھ مذہبی مقامات کی حفاظت کے متعلق کئے ہیں۔ بلکہ ان ساڑھے چار کروڑ مسلمانوں کے علاوہ جو اس وقت بھارت کے شہری ہیں تمام مسلمانانِ عالم کی سخت دلآزاری کا باعث ہوگی؛

حکومت پاکستان نے بجا طور پر اس کے متعلق احتجاج کیا ہے۔ اور اس نے مشرقی پنجاب کے سکھوں کو دعوت بھی دی ہے۔ کہ ان کا وفد پاکستان تشریف لاکر گوردواروں اور مندروں کی حالت بچشم خود ملاحظہ کرے۔ جو پاکستان میں موجود ہیں۔۔ اس میں کچھ شبہ نہیں کہ پاکستان نے معاہدہ کا اپنا حصہ پوری طرح نباہا ہے۔ یہاں تک کہ شہید گنج جیسا متنازعہ مقام جس کے حصول کے لئے مسلمانوں نے اپنا خون بھی بہا دیا تھا۔ سکھوں کے چلے جانے کے بعد بھی بطور سکھوں کے مذہبی مقام کے اسی طرح محفوظ و قائم ہے۔ حالانکہ مسلمانوں کا دعوے ہے۔ کہ شہید گنج مسجد ہے اور مسجد ایک دفعہ بن جائے تو گرائی نہیں جا سکتی۔ اگر حکومت چاہتی تو مسلمانوں کے جذبات کا خیال کرتے ہوئے اسے مسلمانوں کے حوالے کر۔۔ جس کے راستہ میں اب کوئی چیز حائل نہیں ہو سکتی تھی۔ مگر حکومت پاکستان نے معاہدہ کا پاس کیا ہے اور شہید گنج کی بھی اسی طرح حفاظت کر رہی ہے جس طرح سکھوں اور ہندوؤں کے دوسرے معابد کی جو پاکستان میں جابجا پھیلے ہوئے ہیں؛

ہمیں امید ہے کہ مشرقی پنجاب کی حکومت اپنا یہ فیصلہ منسوخ کر دے گی۔ اور اگر وہ ایسا نہ کرے تو بھارت کی مرکزی حکومت دخل اندازی کرکے اس فیصلہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے سے روک دے گی۔ اور کم سے کم ان معاہدات کا ہی پاس کرے گی۔ جو مقدس مقامات کی حفاظت کے متعلق پاکستان سے اس کے ہوئے ہوئے ہیں کیونکہ اگر مشرقی پنجاب کی حکومت نے اپنے ارادہ کو جامۂ عمل پہنا لیا۔ تو یقیناً پاکستان اور بھارت کے درمیان ان تلخیوں میں اضافہ ہو جائے گا۔ جو پہلے ہی موجود ہیں۔ اور جو دونوں ملکوں کے لئے سخت نقصان دہ ثابت ہو رہی ہیں جن کو دور کرنے کے لئے دونوں ملکوں کے وزراء اعظم کی ملاقات کی تجویز زیر غور ہے

ہم خاص طور سے پنڈت نہرو سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ خود آگے آئیں۔ اور ذاتی طور پر اس معاملہ میں دخل اندازی کریں۔ اور ایسا فعل نہ ہونے دیں۔ جو نہ صرف جمہوریت کے اصول اور مذہبی رواداری کے خلاف ہے۔ بلکہ بھارت کی بین الاقوامی بدنامی کا باعث بھی ہوگا۔

پاکستان نے سکھوں اور ہندوؤں کے مذہبی مقامات کی حفاظت کے متعلق جو رواداری دکھائی ہے۔ وہ اس لحاظ سے بھی قابل غور ہے۔ کہ مسلمانوں پر اکثر متعصب عیسائی پادری اور بعض مستشرقین جو یہ الزام لگاتے ہیں کہ انہوں نے دوسروں کے مذہبی مقامات کو زبردستی مساجد میں تبدیل کر لیا کس قدر حقیقت سے دور ہے۔ اس کا ۔۔۔ خود خلیفہ دوم ۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اس وقت قائم کیا تھا جب انہوں نے گرجا میں اس لئے نماز نہ ادا کی کہ کہیں مسلمان اسے اپنی مسجد نہ بنا لیں۔ تاریخ شاہد ہے کہ مسلمانوں نے ہمیشہ اس امر میں پرلے درجہ کی رواداری دکھائی ہے۔ اور نہ صرف خود رواداری دکھائی ہے۔ بلکہ دوسری اقوام کو بھی متاثر کیا ہے چنانچہ اسی برصغیر ہند میں جہاں مسلمان بادشاہوں اور حکمرانوں نے مندروں اور گوردواروں کے نام جاگیریں لگائیں۔ وہاں بعض ہندو اور سکھ حکمرانوں نے بھی مساجد تعمیر کرائیں۔ یہ انگریزوں کے یہاں آنے سے بھی پہلے کی باتیں ہیں۔ اب تو بھارت ایک سیکولر سٹیٹ ہے۔ اسے پہلے سے بھی بڑھ کر مسلمانوں کے مذہبی جذبات کا احترام کرنا چاہیئے؛

دیہی ترقیات

مغربی متمدن ممالک نے جہاں اور باتوں میں ترقی کی ہے۔ وہاں انہوں نے اپنے ملک کے دیہات کو بھی خاطر خواہ ترقی دی ہے چنانچہ ان ملکوں کے دیہات اور پاکستان جیسے پس ماندہ ملک کے دیہات میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اور ہمیں اس طرف بھی خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے تاکہ ہماری دیہاتی آبادی جو دراصل کسی ملک کی ریڑھ کی ہڈی ہوتی ہے بہتر ہو جائے۔ اور دیہات بھی ان ترقیات سے حصہ پائیں جو بڑے شہروں کو حاصل ہیں۔

اس ضمن میں یہ امر امید افزا ہے کہ ہماری حکومت اس طرف سے بالکل غافل نہیں ہے چنانچہ خبر ہے کہ دیہی امدادی پروگرام کے ناظم وزارت امور اقتصادی کے جائنٹ سیکرٹری مسٹر احسان الدین جو امریکہ کا تفصیلی دورہ کرنے کے لئے گئے ہوئے تھے۔ امریکہ کے دیہات اور ان کی ترقیاتی سکیموں کا معائنہ کرکے واپس آگئے ہیں۔

اگرچہ امریکی دیہات ایسے امور میں ہم سے بہت آگے نکل گئے ہوئے ہیں۔ اور جو مشاہدات مسٹر احسان الدین نے وہاں کئے ہیں۔ ان کا پوری طرح اپنانا تو ابھی ہمارے لئے مشکل ہے۔ کیونکہ نہ تو ہمارے پاس اتنا روپیہ ہے۔ اور نہ دیہات کے لوگوں کی تعلیم و تربیت ضرورت کے مطابق ایسی ہے کہ فوراً اپنے دیہات کو امریکہ کے معیار پر لے آئیں۔ لیکن پھر بھی ان مشاہدات سے اپنی وسعت کے حالات کے مطابق بہت کچھ فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ اگر دیہات میں رہنے والوں کا معیارِ تعلیم بڑھانے کی کوشش کی جائے۔ اور خود دیہات کے لوگوں کے دلوں میں اپنی ترقی کا شوق پیدا ہو جائے۔ تو چند ہی دنوں میں کایا پلٹ سکتی ہے۔

افسوس ہے کہ ہمارے دیہات کی موجودہ حالت نہائت خراب ہے۔ بود و باش کے طریقے حفظانِ صحت کے منافی ہیں۔ صفائی وغیرہ کا کوئی خیال نہیں رکھا جاتا۔ مکانات تنگ و تار غیر ہوادار ہوتے ہیں۔ یہ سب نقائص صرف تعلیم و تربیت سے ہی دور ہو سکتے ہیں؛

صحابۂ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے ضروری اعلان

گزشتہ مجلس مشاورت میں فیصلہ ہوا تھا کہ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی لسٹ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری تیار کرے۔ اور مجلس مشاورت میں ترتیب وار ۱۵ صحابہ کو نمائندگی کا حق دیا جائے؛

جن صحابہ کی لسٹ دفتر ہذا میں موجود ہے ان کے اسماء اخبار الفضل ۸ جنوری ۱۹۵۵ء میں شائع ہو چکے ہیں۔ جن صحابہ کے نام لسٹ میں نہ ہوں۔ وہ اپنے ناموں سے مطلع فرمائیں۔ تاکہ لسٹ مکمل کر لی جائے؛

اطلاع دیتے وقت یہ بھی نوٹ فرمائیں کب بیعت کی۔ عمر کیا تھی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت کا کوئی واقعہ یاد ہو تو لکھیں؛ (پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

اعلاناتِ معافی

(۱) عمر الدین صاحب ساکن ادرا ضلع سیالکوٹ کو ۱۹۲۹ء میں اخراج از جماعت و مقاطعہ کی سزا دی گئی تھی۔ اب ان کی درخواست معافی پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت معاف فرما دیا ہے۔ احباب مطلع رہیں۔ ناظر امور عامہ

(۲) فضل الدین صاحب ولد جھنڈا ساکن چک ۵۶۵ ضلع لائل پور کو نادہندِ چندہ ہونے کی وجہ سے اخراج از جماعت و مقاطعہ کی سزا دی گئی تھی۔ اب ان کی درخواست معافی پر حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ان کو معاف فرما دیا ہے۔ (ناظر امور عامہ)

آر۔ پی۔ اے۔ ایف میں کمیشن

جنرل ڈیوٹیز (پائلٹ) برانچ۔ شرائط۔ عمر ۵/۵ ۱ کو ۱۷ تا ۲۱ تعلیم انٹرمیڈیٹ یا میٹرک (سائنس سیکنڈ ڈویژن)

سپیشل ڈیوٹیز ایجوکیشن برانچ:

شرائط عمر ۲۱ تا ۳۰ تعلیم۔ ایم۔ اے ایم۔ ایس سی۔ بی۔ ایس (انجینئرنگ) فرسٹ یا سیکنڈ کلاس ذاتی طور پر آر۔ پی۔ اے۔ ایف رکروٹنگ افسر صاحب کو ملیں۔ ایڈریس ۳۸ ایبٹ روڈ لاہور یا ۳ دی مال راولپنڈی یا ۱۹ نارتھ سرکلر روڈ پشاور چھاؤنی (ناظر تعلیم و تربیت)

داخلہ ٹیکنیکل ڈرافٹس مین کلاس

مجوزہ فارم میں درخواستیں ۲۵/۱/۵۵ تک بنام Principal Govt. Institute of Technology Lahore طلب کی گئی ہیں کورس ڈیڑھ سال کا ہے۔ شرائط میٹرک عمر ۱۵ تا ۲۰ سال (سول لاہور ۱۶/۱/۵۵)

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

خطبہ جمعہ

بے شک دُنیا کماؤ لیکن دین کو بھی نظر انداز نہ کرو بلکہ ہمیشہ اسکو دنیا پر مقدّم رکھو

انسانی زندگی کا اصل مقصود دنیوی ترقیات نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۳۱ دسمبر ۱۹۵۴ء — بمقام ربوہ
خطبہ نویس:۔ مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ اس سال کا

جلسہ سالانہ خیریت سے گزر گیا ہے

آنے والے آئے اور کچھ دن یہاں گزار کے چلے بھی گئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ ان میں سے کتنے خدا تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کی نظر میں آئے۔ اور کتنے خدا تعالیٰ اور اسکے فرشتوں کی نظر میں باوجود جسمانی طور پر یہاں آنے کے پھر بھی نہیں آئے۔ جب سے دنیا کی تاریخ شروع ہوئی ہے اور جب سے آدمؑ کی اولاد دنیا میں پھیلی ہے۔ اس وقت سے ایک بات انسان میں نظر آتی ہے کہ اس کی حالت اپنے

ماحول کے اثر کے نیچے

بدلتی رہتی ہے دلیلیں وہی ہوتی ہیں۔ براہین وہی ہوتے ہیں۔ لیکن ان کے نتائج کسی اور رنگ میں نکلتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ہستی کے ثبوت جو آدمؑ کے زمانہ میں تھے وہی اب بھی ہیں۔ آدمؑ کے وقت میں جو انبیاء کی سچائی کے ثبوت تھے۔ وہی ثبوت اب بھی ہیں۔ آدمؑ کے زمانہ میں بعث بعد الموت کے جو دلائل تھے وہی دلائل اب بھی ہیں۔ خدا تعالیٰ ابھی نہیں بدلا۔ رسالت بھی نہیں بدلی۔ مابعد الموت بعثت کے متعلق بھی

کوئی نئی شکل

پیدا نہیں ہوئی۔ مگر باوجود اس کے دنیا پر یہ دور آتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ کہ کبھی لوگ ماننے لگ جاتے ہیں۔ اور کبھی منہ پھیر لیتے ہیں۔ کبھی انہیں کسی رسول پر ایمان لانے کی توفیق ملتی ہے۔ اور کبھی اس پر ایمان لانے کی توفیق نہیں ملتی۔ کبھی انہیں موت کے بعد کی زندگی پر یقین ہوتا ہے اور کبھی نہیں ہوتا۔ اگر ان کے دلائل اور براہین بدلتے تو ہم کہتے کہ

دلائل اور براہین کے بدلنے سے

ان کی حالت بدل گئی ہے۔ لیکن دلائل وہی نظر آتے ہیں جو پہلے تھے۔ یہ کہ کسی زمانہ میں کسی مامور کے ذریعہ خدا تعالیٰ کے بعض نشانات ظاہر ہوئے۔ تو یہ اور بات ہے۔ آدمؑ کے زمانہ سے زمانہ کے حالات کے مطابق نشانات بدلتے آئے ہیں۔ اگر کسی وقت کسی نبی نے اپنے بیٹے کی پیدائش کی یا اپنی جماعت کی ہجرت کی خبر دی ہے۔ اور یہ خدا تعالیٰ کی ہستی پر دلالت کرنے والا ایک نشان بن گیا۔ تو یہ نشان بہرحال ایک نشان ہی ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کی توحید کے جو دلائل پہلے تھے وہی اب بھی ہیں۔

فرق صرف یہ ہے

کہ کسی نے زبان کے محاورہ کے مطابق یا اس زمانہ کے لوگوں کے خیالات کے مطابق انہیں کسی اور رنگ میں بیان کر دیا۔ لیکن مغز تقریر یہ ہے کہ خدا ایک ہے اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ اب ایک ہی قسم کے دلائل کے ہوتے ہوئے جو زمانہ بدلتا رہتا ہے۔ تو اس کے صاف معنے یہ ہیں۔ کہ انسان اپنے ماحول سے متاثر ہوتا ہے۔ اور جب ماحول میں بھی ایک تاثیر ہوتی ہے۔ تو ہمیں دیکھنا چاہیئے۔ کہ وہ کونسا ماحول ہوتا ہے۔ جس سے انسان متاثر ہوتا ہے۔ اگر کوئی نبی دنیا میں آتا ہے۔ اور وہ ایک نئی جماعت پیدا کر جاتا ہے۔ وہ لوگوں میں خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین پیدا کر جاتا ہے یا بعث بعد الموت پر یقین پیدا کر جاتا ہے۔ اور ساری قوم ایک رنگ میں رنگین ہو جاتی ہے۔ تو پھر وہ کونسا ماحول ہوتا ہے جسکے نتیجہ میں ایمانوں میں کمزوری پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ اگر یہ ہوتا کہ وہ ایک ملک میں ہوتا۔ تو اور حالت ہوتی۔ اور دوسرے ملک میں ہوتا۔ تو اور حالت ہوتی۔ تو ہم کہتے ملکی یا قومی ماحول بدل گیا ہے۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک ہی ماحول تھا۔ وہی آپ کے صحابہؓ کو ملا۔ پھر تابعین ہوئے۔ اور پھر تبع تابعین ہوئے۔ مگر جو یقین صحابہؓ کو حاصل تھا۔ وہ تابعین اور تبع تابعین کو حاصل نہ تھا۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ ماحول جو بدلتا ہے۔ وہ زیادہ تر اقتصادی بناء پر بدلتا ہے۔ ہمیں یہ چیز ہر نبی کے زمانہ میں نظر آتی ہے۔ کہ اس کی جماعت میں آہستہ آہستہ تموّل اور مالی ترقی پیدا ہوتی ہے۔ اور پھر یہ چیز لازمی نظر آتی ہے۔ کہ

ظاہری اموال اور دولت

کی ترقی کے ساتھ ساتھ ایمان کم ہوتا جاتا ہے۔ جب تک اموال کی زیادتی نہیں ہوتی۔ اس وقت تک ایمان باقی رہتا ہے۔ اور جوں جوں تموّل اور مالی ترقی آتی جاتی ہے۔ ایمان کمزور ہوتا جاتا ہے۔ ایسا کیوں ہوتا ہے۔ یا تو ہم یہ سمجھیں کہ جب کسی نبی کے اردگرد غرباء اکٹھے ہوتے ہیں۔ تو وہ اس خیال سے جمع ہوتے ہیں۔ کہ اس کے ماننے سے انہیں دنیا ملے گی۔ جیسے

ہندوؤں اور یہودیوں کا عقیدہ

ہے کہ نبی کا سب سے بڑا کام اور پیغام یہی ہوتا ہے۔ کہ اس کے ماننے سے لوگوں کو دنیا ملتی ہے۔ یہودیوں کی کتابوں میں مرنے کے بعد کی زندگی کا بہت کم ذکر ہے۔ یہی حال ہندو کتابوں کا ہے۔ ہندو سمجھتے ہیں کہ

نبی آنے کے نتائج

دنیوی ترقی کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں۔ اور جب ان کی کتابوں میں یہ چیز موجود ہوتی ہے۔ کہ جب بھی کوئی نبی دنیا میں آتا ہے۔ تو اس کے ماننے سے لوگوں کو دنیا ملتی ہے۔ تو وہ اسے مانتے ہی اس لئے ہیں۔ لیکن بعض قومیں ایسی بھی ہیں۔ جن میں یہ بات نہیں پائی جاتی۔ مثلاً عیسائی ہیں ان کی کتابوں میں مابعد الموت زندگی پر یہود سے زیادہ زور ہے۔ زرتشتیوں میں بھی اس پر یہودیوں سے زیادہ زور ہے۔ اسلام کے زمانہ میں انسانوں کی کمزوری دیکھ کر خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے یہ تدبیر کی کہ قرآن کریم میں

اگلے جہان کی ترقی

کے الفاظ سے اسی دنیا کی ترقی کی خبر دی گئی۔ اور اسی لئے عیسائیوں نے قرآن کریم پر یہ الزام لگایا ہے۔ کہ قرآن کریم میں کوئی نشان نہیں پایا جاتا۔ درحقیقت قرآن کریم میں جو

دنیوی فتوحات کا ذکر

آتا ہے۔ وہ بھی اگلے جہان کے انعامات کے ذکر میں آتا ہے۔ یعنے مراد اس سے فلسطین اور مصر کی فتوحات ہوتی ہیں لیکن الفاظ اس قسم کے استعمال کئے جاتے ہیں۔ جو اگلے جہان پر دلالت کرتے ہیں۔ ایسا کرنے سے خدا تعالیٰ کا لوگوں کو یہ ہدایت دینا مقصود ہوتا ہے کہ

انسانی زندگی کا اصل مقصود

اگلا جہان ہے۔ لیکن بعض لوگ اس رَد میں بہہ گئے۔ کہ انہیں دنیوی ترقیات مل جائیں۔ صحابہؓ کے بعد جو جماعت آئی ان کا بڑا کام یہی نظر آتا ہے۔ کہ انہیں کوئی دنیوی فتح مل جائے۔ یا کرنیلی اور جرنیلی مل جائے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ آیا۔ آپ نے بھی قرآنی اصطلاح میں یہ اقرار لیا۔ کہ میں

دین کو دُنیا پر مقدّم

کروں گا۔ اس پر لوگ آپ کی بیعت کرنے لگے۔ لیکن آپ کی جماعت کا بھی وہی حال ہے۔ جو پہلے انبیاء کی جماعتوں کا تھا آہستہ آہستہ وہ سب باتیں مٹتی جاتی ہیں۔ جن پر ابتداء میں زور دیا جاتا تھا

ابتداء میں

استغفار ذکر الٰہی اور عبادت

پر زور تھا۔ لیکن اب اس بات کو بڑا سمجھا جاتا ہے کہ فلاں جرنیل بن گیا ہے۔ فلاں گورنر بن گیا ہے۔ فلاں حکومت کا سیکرٹری بن گیا ہے۔ اور جو شخص جرنیل یا گورنر بن جاتا ہے جماعت سمجھتی ہے کہ وہی زیادہ معزز ہے اور جو شخص عبادت گذار ہوتا ہے اس کے متعلق یہ سمجھا جاتا ہے کہ یہ شخص دماغی طور پر کمزور تھا۔ اس لئے کوئی بڑا عہدہ حاصل نہیں کر سکا۔ اب یہ اپنا دل خوش کرنے کے لئے عبادت میں مشغول رہتا ہے۔ غرض جوں جوں جماعت کو دنیوی ترقیات مل رہی ہیں دین کی عظمت کم ہوتی جاتی ہے۔ ہم یہ دعا بھی نہیں کر سکتے کہ خدا تعالیٰ ہماری جماعت کو دنیوی ترقیات نہ دے۔ کیونکہ اس کا جماعت سے وعدہ ہے کہ وہ اسے دنیوی ترقیات بھی دے گا۔ لیکن

جس چیز کا وعدہ ہے

وہ یہ ہے کہ تم یہ دنیوی ترقیات خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے لو۔ دنیا کے ہاتھ سے نہ لو۔ لیکن میں یہ بات دیکھتا ہوں کہ اس زمانہ میں جب دنیا کی زندگی پر ساتواں ہزار سال جا رہا ہے یا سائنس دانوں کے اندازہ کے مطابق اس پر چھ یا سات اربواں سال جا رہا ہے۔ دنیا اسی مقام پر کھڑی ہے جس پر پہلے تھی۔ چھ ہزار سال یا چھ ارب یا سات ارب سال کا عرصہ کم نہیں ہوتا۔ آدمی ایک کام ایک گھنٹہ میں سیکھتا ہے۔ ایک کام چھ گھنٹے میں سیکھتا ہے۔ ایک کام چھ ماہ میں سیکھتا ہے۔ ایک کام چھ سال میں سیکھتا ہے۔ لیکن دنیا میں ایسی کوئی پڑھائی نہیں جو چھ ہزار سال تک چلی جائے۔ عام طور پر ایم۔ اے

تعلیم کا آخری درجہ

ہے اور اسے ہمارے ہاں سولھویں جماعت کہا جاتا ہے اگر کوئی لڑکا ایم۔ اے میں تعلیم حاصل کر رہا ہو تو اس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ سولھویں جماعت میں پڑھتا ہے گویا ایک شخص ایم۔ اے بھی جو عام طور پر تعلیم کا آخری درجہ ہے سولہ سال میں پاس کر لیتا ہے۔ لیکن بنی نوع انسان نے یہ سبق چھ ہزار سال میں بھی نہیں سیکھا۔ ہمیں اس پر غور کرنا چاہیئے اور اس کی کنہ کو معلوم کرنا چاہیئے کہ اس بیماری کو کس طرح دور کیا جا سکتا ہے دنیا پر بڑی بڑی ایجادوں میں لگی ہوئی ہے۔ ڈاکٹروں نے بڑے بڑے تجربات کے بعد سلفونامائیڈ، پنسلین کلورومائسین اور اسی قسم کی دوائیں ایجاد کر لی ہیں۔ اسی طرح ہر فن کے لوگ اپنے اپنے فن میں نئی ایجادیں کرنے میں مشغول ہیں۔ روحانی لوگوں کو بھی چاہیئے کہ وہ

اس بیماری کی کنہ کو

معلوم کریں اور اسے پکڑنے کی کوشش کریں۔ ہو سکتا ہے کہ چھوٹی چھوٹی حرکات سے خیالات بدلتے جاتے ہوں جیسے ریل کے کانٹے بدلتے ہیں۔ ریل یکدم چکر نہیں کاٹ جاتی بلکہ آہستہ آہستہ چکر کاٹتی ہے اور یہ چھوٹے چھوٹے کانٹے ایک تغیر پر دلالت کرتے ہیں۔ اگر دنیوی لوگوں نے اس قسم کی ایجادیں کی ہوئی ہیں تو کیا وجہ ہے کہ مذہبی لوگ اپنے آپ کو اس طور پر نہ لگائیں کہ وہ انسانی دماغ کے کانٹے کو معلوم کریں۔ اس کے بعد نوجوانوں کو تحریک کی جا سکتی ہے کہ وہ اپنے آپ کو اس رنگ میں ڈھالیں اور والدین کو تحریک کی جا سکتی ہے کہ وہ اپنے بچوں کی اس طرح تربیت کریں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ مجھے ایک صوفی کا یہ قول بہت پسند ہے کہ

دست در کار دل بایار

یعنی اصل حقیقت یہی ہے کہ انسان دنیا کے کام بھی کرے اور خدا تعالیٰ کو بھی یاد رکھے لیکن یہاں یہ حال ہے کہ دست درکار ہوا تو دل یار سے جدا ہو گیا دنیا کے نزدیک یہ چیز چاہے کتنی اچھی ہو۔ دین کے لحاظ سے یہ چیز اچھی نہیں۔ پرانے لوگوں میں سے بعض نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ دست درکار نہیں ہونا چاہیئے۔ اس وجہ سے انہوں نے اپنی زندگی کو نہایت ذلیل بنا لیا اور بعض نے یہ سمجھ لیا کہ دل بایار نہیں ہونا چاہیئے۔ صرف دست درکار ہونا کافی ہے۔ پس دنیا میں دو کیمپ بن گئے۔ جس طرح اس وقت سیاسی لحاظ سے دو کیمپ ہیں ایسٹرن اور ویسٹرن۔ اسی طرح مذہبی لحاظ سے بھی دو کیمپ ہیں۔ ایک کیمپ والے دین کو بیکار سمجھتے ہیں۔ اور دوسرے کیمپ والے دنیا کو بیکار سمجھتے ہیں۔ حالانکہ صداقت ان کے درمیان درمیان تھی

صداقت یہ تھی۔

کہ دین کے ساتھ ساتھ دنیا بھی کمائی جائے۔ دنیا سے بالکل منہ نہ موڑ لیا جائے۔ لیکن ہوا یہ کہ ایک فریق تو خالص دنیا ساتھ لے گیا اور ایک فریق نے خالص دین لے لیا۔ اور انہوں نے یہ نہ سمجھا کہ اگر دنیا میں خالص دین ہوتا تو خدا تعالیٰ یہ کیوں فرماتا کہ من استطاع الیہ سبیلا۔ کہ جو شخص استطاعت رکھے وہ حج کرے پھر زکوٰۃ کے متعلق کیوں فرمایا۔ کہ جس شخص کے پاس اس قدر رقم ہو وہ زکوٰۃ دے۔ پھر یہ کیوں کہا کہ اگر تمہارے پاس مال ہو تو تم جہاد اور غریبوں کی ترقی کے لئے خرچ کرو۔ دراصل خدا تعالیٰ

اس قسم کے احکام

دے کر اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ تم دین کے ساتھ ساتھ اپنے پاس مال بھی رکھو۔ پھر اگر خدا تعالیٰ یہ چاہتا کہ صرف دین لیا جائے دنیا سے منہ موڑ لیا جائے تو وہ یہ کیوں فرماتا کہ اگر تم نے عورتوں کو ڈھیروں ڈھیر سونا بھی دیا ہو تو ان سے واپس نہ لو۔ اگر مال اپنے پاس رکھنا ہی نہیں تو دینا کہاں سے ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ دنیا میں ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جنہیں خدا تعالیٰ نے لوگوں کے لئے نمونہ کے طور پر پیدا کیا ہوتا ہے۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہی سنا ہے کہ کسی نے

ایک بزرگ سے سوال کیا

کہ کتنے روپوں پر زکوٰۃ فرض ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ تمہارے لئے یہ مسئلہ ہے کہ تم چالیس روپیہ میں سے ایک روپیہ زکوٰۃ دو۔ اس نے کہا "تمہارے لئے" کا کیا مطلب ہے۔ کیا زکوٰۃ کا مسئلہ بدلتا رہتا ہے۔ انہوں نے کہا ہاں تمہارے پاس چالیس روپے ہوں تو ان میں سے ایک روپیہ زکوٰۃ دینا تمہارے لئے ضروری ہے۔ لیکن اگر میرے پاس چالیس روپے ہوں تو مجھ پر اکتالیس روپے دینے لازم ہیں۔ کیونکہ تمہارا مقام دنیا ہے کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم کماؤ اور کھاؤ۔ لیکن مجھے وہ مقام دیا ہے کہ میرے اخراجات کا وہ آپ کفیل ہے۔ اگر بے وقوفی سے میں چالیس روپے جمع کر لوں تو میں وہ چالیس روپے بھی دوں گا اور ایک روپیہ جرمانہ بھی دوں گا۔ غرض بعض لوگوں کا فرض ہوتا ہے کہ وہ صرف دین کی طرف اپنی توجہ رکھیں۔ لیکن باقی سب

دنیا کا یہی مقام ہے

کہ وہ دنیا کمائیں اور اپنے وقت کا کچھ حصہ مناسب نسبت کے ساتھ عبادت اور دین کے کاموں میں بھی لگائیں۔ وہ ذکر الٰہی کریں۔ وظائف کریں۔ تہجد پڑھیں۔ استغفار اور دعاؤں سے کام لیں۔ پس جماعت کو چاہیئے کہ وہ ان باتوں کی طرف بھی توجہ رکھے۔ ابھی وہ زمانہ ہے جبکہ ہماری باگیں خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں۔ وہ ایک وقت تک جماعت کی باگیں اپنے ہاتھ میں رکھتا ہے اور پھر ایک وقت ایسا آتا ہے جب اسے کھلا چھوڑ دیتا ہے۔ جب تک

ہماری جماعت کی باگیں

خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں۔ اس وقت تک ہماری مثال اس گھوڑے کی سی ہے جو گاڑی میں جتا ہوا ہو۔ جس طرف گاڑی والا گھوڑے کو پھیرے گا وہ اسی طرف پھر جائے گا۔ لیکن جب وہ باگیں چھوڑ دیگا تو وہ جس طرف چاہے گا چل پڑے گا۔ چراگاہ والے گھوڑے اور گاڑی میں جتے ہوئے گھوڑے سے ایک سا سلوک نہیں ہوتا۔ چراگاہ والا گھوڑا جہاں چاہے جاتا ہے لیکن گاڑی میں جتا ہوا گھوڑا اپنے مالک کی مرضی پر چلتا ہے۔ اس کا مقصد گاڑی کھینچنا ہوتا ہے۔ اس لئے وہ سیدھا چلتا چلا جاتا ہے۔ ہماری حالت بھی اس وقت گاڑی میں جتے ہوئے گھوڑے کی سی ہے۔ جس طرح ایک چراگاہ والے گھوڑے کو دیکھ کر اگر گاڑی میں جتا ہوا گھوڑا یہ چاہے کہ وہ آزاد پھرے تو یہ اس کی بیوقوفی ہو گی۔ اسی طرح ہماری جماعت بھی دوسری جماعتوں کو دیکھ کر ان کے پیچھے چلنا چاہے تو یہ درست نہیں ہوگا۔ جماعت کے سامنے

دو ہی صورتیں ہیں

یا تو وہ سیدھی چلتی چلی جائے اور یا وہ کوڑے کھانے کے لئے تیار رہے۔ تم جب کہتے ہو کہ ہم ایک مامور کو ماننے والے ہیں۔ تو اس کا یہی مطلب ہے کہ ہم ایک گاڑی میں جتے ہوئے ہیں۔ اب اگر ایک گاڑی میں جتا ہوا گھوڑا یہ خیال کرے کہ اس سے چراگاہ میں چرنے والے گھوڑے کا سا سلوک ہوگا تو درست نہیں۔ اسی طرح تمہارے ساتھ بھی دوسرے لوگوں کا سا سلوک نہیں کیا جا سکتا۔ جہاں تمہارے ساتھ انعامات اور فضل کے وعدے ہیں۔ وہاں کوڑوں کے بھی وعدے ہیں۔ پس تم اپنی ذمہ داریوں کو سمجھو اور

اپنے اعمال کا جائزہ لو

جو سال ختم ہوا ہے اسے آئندہ کے لئے نیک عزم اور نیک ارادوں کے ساتھ ختم کرو اور بے شک دنیا کماؤ۔ لیکن دین کو بھی نظر انداز نہ کرو۔ بلکہ ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھو۔

تعزیت کی قرار دادیں

تعلیم الاسلام کالج کے اسٹاف اور یونین نے اپنے ایک غیر معمولی اجلاس منعقدہ ۱۵ جنوری ۱۹۵۵ء میں سیٹھ ابوبکر یوسف صاحب چودھری عبداللہ خانصاحب بہلولپوری اور ڈاکٹر فیض علی صاحب صابر رضی اللہ عنہم کی وفات پر دو علیحدہ علیحدہ قرار دادوں کے ذریعہ دلی رنج کا اظہار کرتے ہوئے مرحومین کے خاندانوں کے ساتھ قلبی تعزیت اور ہمدردی ظاہر کی ہے۔ ان کی پاس کردہ قرار دادوں کا متن درج ذیل ہے:۔

(۱) "تعلیم الاسلام کالج کا اسٹاف اور یونین کا یہ اجلاس حضرت سیٹھ ابوبکر یوسف صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات پر اپنے دلی رنج کا اظہار کرتا ہے۔ اور سیٹھ صاحب مرحوم کے خاندان۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور مکرم شیخ بشیر احمد صاحب کے ساتھ ان کے غم میں دل سے شریک ہوتے ہوئے ہمدردی اور تعزیت ظاہر کرتا ہے۔

یہ اجلاس اس امر پر بالخصوص اپنے دلی رنج کا اظہار کرتا ہے کہ بعض ناگزیر حالات کی وجہ سے صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اپنے محترم ناناجان مرحوم سے ان کی آخری گھڑیوں میں نہیں مل سکے خدا تعالیٰ سیٹھ صاحب مرحوم کے درجات بلند کرے اور ان کی روح پر ہزار ہزار رحمتیں اور افضال نازل فرمائے۔ آمین۔

(۲) تعلیم الاسلام کالج کے اسٹاف اور یونین کا یہ اجلاس چودھری عبداللہ خانصاحب بہلولپوری رض اور ڈاکٹر فیض علی صاحب صابر رض کے سانحۂ ارتحال پر اپنے دلی رنج و ملال کا اظہار کرتا ہے۔ اور مرحومین کے خاندانوں کے ساتھ قلبی تعزیت اور ہمدردی ظاہر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کے درجات بلند کرے۔ اور ان کی روحوں پر اپنے افضال نازل فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم سید محمد سعید صاحب سلیم مالک دار التجلید لاہور کو اللہ تعالیٰ نے ۱۴ جنوری ۱۹۵۵ء کو پانچواں لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ بچہ اور اس کی والدہ کی تندرستی کیلئے دعا فرمائیں [illegible] مختار احمد ہاشمی [illegible]

جامعۃ المبشرین ربوہ کا سالانہ اجتماع مختصر روئیداد

(از مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعۃ المبشرین ربوہ)

مورخہ ۲۷، ۲۸ر دسمبر کی درمیانی شب کو ایک سالانہ کی سٹیج پر زیر صدارت جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ پنجاب منعقد ہوا۔ جس کا آغاز عمری عبیدی افریقن متعلم جامعۃ المبشرین کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ تلاوت کے بعد محمد اکبر خان صاحب افضل متعلم جامعۃ المبشرین نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ اس کے بعد مکرم کمال یوسف صاحب مولوی فاضل نے "نظام خلافت کی خصوصیات" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے تقریر کی ابتداء میں اس بات پر زور دیا۔ کہ باوجود دنیوی نظاموں کے ایک ایسے نظام کی ضرورت باقی ہے۔ جو خالص روحانی ہو۔ جس کے اندر ان نظاموں کی خوبیاں تو موجود ہوں۔ مگر ان کے نقائص سے مبرا ہو۔ اور ایسا نظام "نظام خلافت" ہے۔ آپ نے "نظام خلافت" کی آٹھ موٹی موٹی خصوصیات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ "شوریٰ" "پابندی شریعت اور خدا تعالیٰ کی طرف سے عصمت صغریٰ کا وعدہ نظام خلافت کی ایسی زبردست خصوصیات ہیں۔ جو دوسرے کسی نظام میں موجود نہیں۔ اور انہی کے سبب سے خلافت کا نظام ان سے ممتاز ہے۔ اور باقی نظاموں پر فوقیت رکھتا ہے۔

اس کے بعد مکرم احمد صادق صاحب بنگالی مولوی فاضل نے "اسلامی مساوات کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر کے ابتداء میں مختلف مذاہب مثلاً ہندومت۔ عیسائیت اور یہودیت کے اصولوں پر بحث کرتے ہوئے ثابت فرمایا۔ کہ ان مذاہب کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر صحیح مساوات کا قیام ایک ناممکن کام ہے۔ اس کے بعد آپ نے بعض قرآنی آیات پیش کر کے ثابت فرمایا کہ صرف اور صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جو صحیح اور کامل مساوات قائم کر سکتا ہے۔ اس ضمن میں آپ نے تاریخ اسلام کے بعض موثر اور دلچسپ واقعات پیش کر کے ثابت فرمایا۔ کہ اسلام صرف مساوات قائم کرنے کا دعویدار ہی نہیں۔ بلکہ اس نے دنیا میں ایک بار مساوات قائم کر کے دکھا دیا ہے۔ آپ نے مزید فرمایا۔ اسلام بلحاظ پیدائش تمام انسانوں کو یکساں قرار دیتا ہے۔ اور ان سب کو ایک باپ کی اولاد قرار دیتا ہے۔ اور اس طرح عدم مساوات کی جڑ پر تبر رکھتا ہے۔ آپ نے تمدنی مساوات پر بحث کرتے ہوئے مؤثر پیرایہ میں مختلف آیات اور احادیث کو پیش کر کے ثابت فرمایا۔ کہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جو کامل مساوات قائم کر سکتا ہے۔

تیسری تقریر مکرم محمود احمد صاحب مختار مولوی فاضل نے کی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا۔ "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارنامے" آپ نے تقریر کی ابتداء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا پس منظر بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ آپ کی بعثت سے قبل مسلمانوں کی مذہبی اور سیاسی حالت انتہائی طور پر انحطاط پذیر ہو چکی تھی اور اس زوال کے متعلق الٰہی نوشتے پورے ہو چکے تھے۔ جس کی گواہی وقت کے بڑے لوگوں نے دی۔ اس کے بعد آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارناموں کو آیت قرآنیہ ھوالذی بعث فی الامیین رسولاً منھم الخ کے ماتحت چار حصول تلاوت آیات۔ تزکیہ نفوس۔ تعلیم کتاب و تعلیم حکمت میں تقسیم کر کے ہر ایک حصہ کی مختصر سی تشریح فرمائی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان نشانات کا خاص طور پر ذکر فرمایا۔ جو ہستی باری کے لئے ایک زندہ ثبوت ہیں۔ تزکیہ نفوس کے ماتحت آپ نے جماعت احمدیہ کا وجود پیش کیا۔ اور فرمایا۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کا یہ بہت بڑا کارنامہ ہے۔ کہ آپ کی اتباع کے طفیل ہزارہا افراد جماعت ایسے ہیں۔ جو براہِ راست خدا سے تعلق رکھتے ہیں۔ تقریر کے آخر میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمات دینیہ کے متعلق مخالفین کی آراء پیش کیں۔

آپ کے بعد مکرم شیخ ناصر احمد صاحب مبلغ سوئٹزرلینڈ نے "یورپ میں تبلیغ اسلام" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ اس میں آپ نے اس بات پر زور دیا۔ کہ احباب جماعت کو موجودہ مساعی تبلیغ اسلام پر مطمئن ہو کر بیٹھے نہیں رہنا چاہیئے۔ بلکہ اپنی سرگرمیوں کو تیز تر کرنے کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔ آپ نے احباب جماعت کو بڑے مؤثر اور پر زور پیرایہ میں مزید قربانیوں کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے یورپ بالخصوص سوئٹزرلینڈ میں تبلیغ احمدیت کے مختصر حالات بیان فرمائے۔ اور احمدی مبلغین کی مشکلات کا ذکر فرمایا۔ اور احباب جماعت سے اپیل کی۔ کہ وہ مزید قربانیاں کریں۔

آپ کے بعد مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل پرنسپل جامعۃ المبشرین نے جامعۃ المبشرین کا مختصر سا تعارف کرواتے ہوئے فرمایا۔ کہ اس ادارہ میں بی۔ اے یا مولوی فاضل پاس طلباء داخلہ لیتے ہیں۔ اول الذکر چار سال اور مؤخر الذکر دو سال کے اندر اس ادارہ سے تعلیم پا کر بیرون پاکستان یا اندرون پاکستان تبلیغ کے لئے متعین کئے جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ربوہ حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کے اولوالعزم ہونے کا زندہ نشان ہے۔ اس میں جامعۃ المبشرین میں تعلیم پانے والے غیر ملکی طلباء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا زندہ ثبوت ہیں۔ آپ نے احباب جماعت سے اپیل کی۔ کہ احباب ان نوجوانوں کو جن سے قوم کی آئندہ ترقی وابستہ ہے۔ اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

آپ نے اپنی تقریر کے آخر میں پُرزور الفاظ میں نوجوانوں سے اپیل کی کہ وہ زندگی وقف کر کے امام وقت کے ارشاد کے مطابق خدمتِ دین کے لئے آگے بڑھیں۔ اور خدا کی بادشاہی دوبارہ قائم کرنے میں ممد و معاون ہوں۔

اس کے بعد اس جلسہ کا ایک لمبی دعا کے ساتھ اختتام ہوا۔

جامعہ احمدیہ میں ایک تقریب

مولانا محمد سلیم صاحب مبلغ سلسلہ کی تقریر

جامعہ احمدیہ باہر سے آنے والے مبلغین سے بالعموم علمی اور تربیتی فائدہ اٹھاتا رہتا ہے۔ چنانچہ مورخہ ۱۰ر جنوری کو مکرم جناب مولانا محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم کلکتہ جو چند دنوں کے لئے مرکز سلسلہ ربوہ میں آئے ہوئے تھے۔ جامعہ احمدیہ میں تشریف لائے۔

سب سے پہلے محترم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ نے بتایا۔ کہ مولانا محمد سلیم صاحب جامعہ احمدیہ کے ایک فارغ التحصیل طالب علم ہیں۔ اور کچھ عرصہ تک جامعہ احمدیہ میں پروفیسر بھی رہے ہیں۔ مولانا موصوف نے ہندو پاکستان کے باہر فلسطین میں بھی تبلیغی خدمات سرانجام دی ہیں۔ آج کل آپ ہندوستان میں سلسلہ احمدیہ کے ایک ہندوستانی مبلغ ہیں۔ مولانا موصوف کو اللہ تعالیٰ نے خطابت کا بھی اچھا ملکہ عطا فرمایا ہے۔

اس کے بعد پرنسپل صاحب کی درخواست پر مولانا موصوف نے ایک نہایت مفید اور پُر از معلومات لیکچر دیا۔ جس میں آپ نے ہندوستان میں تبلیغ اسلام کے حالات سنائے نیز جامعہ احمدیہ کے طلباء کو اپنی بیش قیمت نصائح سے مستفیض فرمایا۔ اس جلسہ میں جامعہ احمدیہ کے اساتذہ کرام اور طلباء کے علاوہ بعض مقامی احباب نے بھی شرکت فرمائی۔

محترم مولانا موصوف نے اپنی تقریر میں بتایا۔ کہ ہندوستان میں احمدیوں کو خدمتِ اسلام کے میدان میں نمایاں حیثیت حاصل ہے۔ پہلے تو بعض لوگ طرح طرح کی غلط فہمیاں پھیلاتے تھے۔ مگر اب یہ غلط فہمیاں دُور ہوتی جا رہی ہیں۔ اور اب غیر مسلم حضرات نے اسلامی مسائل میں دلچسپی لینی شروع کر دی ہے۔

تقریر کے آخر میں آپ نے جامعہ احمدیہ کے طلباء سے خصوصیت سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ آپ کو خدا تعالیٰ نے نادر موقعہ دیا ہے۔ آپ باہر جا کر دیکھیں گے۔ کہ اسلام کے حق میں احمدیت کے پیش کردہ دلائل سے ہی لوگوں کی تشفی ہوتی ہے۔ پس آپ اسلام کے علوم کو سیکھیں

آپ نے طلباء کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ قرآن کریم کی تفسیر سیکھنے میں خوب محنت کریں۔ سب سے بڑھ کر چیز قرآن کریم کی تفسیر ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہمیں ملی ہے۔ یہ اصل چیز ہے۔ اب تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تفسیر قرآن تفسیر کبیر کے نام سے شائع ہو چکی ہے۔ آپ لوگوں کو اس کا گہری نظر سے مطالعہ کرنا چاہیئے۔ تفسیر قرآن کے ذریعہ ہی ہم لوگ دوسروں پر ممتاز ہو سکتے ہیں۔

میں جب فلسطین گیا۔ تو اس وقت چوبیس سال کا تھا۔ میں نے کہا کہ مجھے سکول اور کالج سے اٹھا کر سمندر میں پھینک دیا گیا ہے۔ وہاں جامعہ ازہر کے علماء کے علم کی دھاک تھی۔ گویا وہ علم کے لحاظ سے سمندر تھے۔ مگر جب کبھی میں نے قرآن کریم کی کوئی آیت ان کے سامنے پیش کی۔ کہ غیر مسلم اس پر یہ اعتراض کرتے ہیں۔ اس کا کیا جواب ہے۔ تو وہ کوئی تسلی بخش جواب نہ دے سکے۔ اور پھر وہ لوگ ہمارے جوابات سے بہت متاثر ہوتے تھے۔

پس قرآن کریم کی صحیح تفسیر کے ذریعہ ہی ہم دنیا میں کامیاب اور سربلند ہو سکتے ہیں۔ جن کے پاس قرآن کریم کا ہتھیار ہو۔ وہ بڑی آسانی سے تبلیغی میدان میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ تفسیر کبیر ایک علمی خزانہ ہے۔ جو ہمیں مل گیا ہے۔ اس سے پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

ازاں بعد محترم جناب پرنسپل صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں فرمایا کہ ہم مولانا کی تقریر سے بہت مسرور ہوئے ہیں۔ اور ان کے ممنون ہیں۔ خود مجھ پر اس بات کا خاص اثر ہے۔ کہ قرآن کریم جاننے کے بغیر ہم صحیح رنگ میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ قرآن کریم کی تفسیر میں ہی ہمیں دوسرے علماء کے مقابلہ میں امتیاز حاصل ہوتا ہے۔ اسی تاثر کے نتیجہ میں میں نے جامعہ احمدیہ میں قرآن کریم کا اجتماعی درس جاری کر رکھا ہے۔

آپ نے مزید فرمایا۔ کہ اگر ہم دنیا میں دوسرے لوگوں کے مقابلہ میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ تو قرآن کریم کے ذریعہ ہی ہو سکتے ہیں۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم ایسے زمانہ میں پیدا ہوئے ہیں۔ جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بکثرت قرآن کریم کے معارف ظاہر ہو رہے ہیں۔ پس ہمیں حضور کی تفسیر کا کثرت سے مطالعہ کرنا چاہیئے۔ اس کے ذریعہ قرآن کریم سمجھنے کا ذوق پیدا ہوتا ہے۔ اور اصل غرض اس ذوق کا پیدا کرنا ہے۔ ورنہ قرآن کریم تو ایک بحر ناپیدا کنار ہے۔ اگر آپ اپنے طالب علمی کے زمانہ میں قرآن کریم کا ذوق پیدا کر لیں گے تو یہ امر ہر میدان میں آپ کا ممد ہوگا۔

(نامہ نگار)

قربانیوں کیلئے میدان کھلا ہے

سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ نے تحریک جدید کے جہاد کا اعلان فرما کر ان کے لئے راستہ کھول دیا جو کہتے ہیں۔ کہ

"کاش ہم بدر یا احد یا احزاب کا موقعہ پاتے تو اپنی جانیں اللہ تعالےٰ کی راہ میں قربان کر دیتے"۔ مگر

اس امر کو بھول جاتے ہیں۔ کہ اصل قربانیوں کا میدان اب بھی ان کے لئے کھلا ہے۔ آج بھی وہ اس طرح قربانیاں کر کے اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کر سکتے ہیں۔ جس طرح صحابہؓ نے کیں مگر تم میں کتنے ہیں۔ جو قربانی کی اس خواہش کے باوجود قربانیوں میں استقلال دکھاتے۔ اور ہر وقت قربانی کے لئے تیار رہتے ہیں۔ اور اپنے فرض کی ادائیگی میں سستی اور غفلت سے کام نہیں لیتے"

بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام اور تبلیغ احمدیت میں حصہ لینے کے لئے تحریک جدید میں ہر احمدی شامل ہو جائے۔ ایک بھی ایسا فرد جماعت کا نہ ہو جو تحریک جدید میں شامل نہ ہوا ہو۔

اگر آپ نے اب تک حصہ نہیں لیا۔ تو اب دفتر دوم کے پہلے سال میں حصہ لے کر شامل ہوں۔ اگر آپ دفتر دوم کے دس سال یا چند سال پورے کر چکے ہیں۔ تو گذشتہ سال سے بہت بڑھا کر حصہ لیں۔ کیونکہ مومن کا قدم پیچھے نہیں پڑتا۔ وہ جتنی قربانی کرتا ہے۔ اتنا ہی اخلاص میں آگے بڑھ جاتا ہے۔ پس ہر احمدی کو جو دفتر دوم میں شامل ہے۔ یا دفتر اول کے اکیسویں سال میں حصہ لیتا ہے۔ اسے اپنا وعدہ اضافہ سے بلکہ دفتر دوم والوں کو غیر معمولی اضافہ سے بڑھا کر پیش حضور کرنا چاہیئے۔

علاوہ ازیں تحریک جدید کے وہ السابقون الاولون جو انیس سال تک شامل رہے اگر ان میں سے کسی کا بقایا ہے۔ جس کی اطلاع دی جا چکی ہے۔ وہ اس ماہ میں ادا کر کے شامل فہرست ہو جائیں۔ اور وہ جن کے انیس سال پورے ادا ہیں۔ ان کو بھی دفتر اطلاع دے رہا ہے۔ تا اگر وہ بھی کوئی اس میں درستی کرنا چاہیں۔ تو کر لیں۔ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

اِفتخارِ انبیاءؐ تجھ پر سلام

اے محمدؐ مصطفٰے تجھ پر سلام
احمد خیر الوریٰ تجھ پر سلام

اے حبیب کبریا تجھ پر سلام
افتخار انبیاء تجھ پر سلام

نعمت اسلام دی تو نے ہمیں
بانئِ دینِ ہدیٰ تجھ پر سلام

باعثِ تکوینِ عالم ہیں حضور
اے خدا کے مدعا تجھ پر سلام

تو نے دی ہم کو شریعت لازوال
دینِ حق کے رہنما تجھ پر سلام

آخری پیغامِ حق قرآنِ پاک
تجھ پہ ہی نازل ہوا تجھ پر سلام

کاشفِ اسرارِ ربانی ہے تُو
اے حقیقت آشنا تجھ پر سلام

تیرے خادم ہیں مثیلِ انبیاء
تجھ کو یہ منصب ملا تجھ پر سلام

لاجرم تو رحمۃٌ للعالمین
مونسِ خلقِ خُدا تجھ پر سلام

تو علیٰ وجہِ البصیرت بے نظیر
مخزنِ جود و سخا تجھ پر سلام

تو نے روشن کر دیئے دونوں جہاں
مشعلِ نور و ضیاء تجھ پر سلام

اُسوہ کامل فقط تیرا وجود
کون تجھ سا دوسرا تجھ پر سلام

سیدی انت مدینۃُ العلوم
وعلیٌّ بابُہا تجھ پر سلام

کفر کے لشکر کو اے بطلِ جلیل
تو نے پسپا کر دیا تجھ پر سلام

اے محمدؐ جلوہ گر فاراں پر
تو بصد شوکت ہوا تجھ پر سلام

تُو نے اعجازِ شفائے رُوح سے
ہم کو زندہ کر دیا تجھ پر سلام

موجبِ صد برکت و رحمت ہے تُو
پیکرِ مہر و وفا تجھ پر سلام

حسنِ یُوسف اور دمِ عیسےٰ ملے
اور موسےٰ کا عصا تجھ پر سلام

تو امامِ اولین و آخریں
اور ہمارا مقتدا تجھ پر سلام

تو نے غالب کر دیا دینِ قویم
اے رسولِ مجتبیٰ تجھ پر سلام

تیری طاعت میں مرے پیارے نبی
ہم نے حق کو پا لیا تجھ پر سلام

ناز ہے تیری غلامی پر ہمیں
اے مرے فرمانروا تجھ پر سلام

بھیجتے ہیں ہر گھڑی تجھ پر درود
کہتے ہیں صلّےٰ علیٰ تجھ پر سلام

بادۂ عرفاں خُدا کے نام پر
ساقیٔ کوثر! پلا تجھ پر سلام

آرزوئے شادؔ ہے آقا یہی
جان تجھ پر ہو فدا تجھ پر سلام

محمد ابراہیم شاد

احباب اس کارِ خیر میں اعانت فرمائیں

ربوہ کے ماحول کی جماعتوں کی تلقین و تربیت کے لئے ضروری سمجھا گیا ہے۔ کہ کوئی پوزیشن علم اور تجربہ والا آدمی علاقہ کی جماعتوں کا باقاعدہ دورہ کرتا رہے۔ اور تعلقات اور واقفیت پیدا کر کے اپنے اثر و رسوخ سے کام لے۔ اس کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے چوہدری فتح محمد صاحب سیال کو مقرر فرمایا ہے۔ اور چونکہ انہیں اس کام میں کار کے بغیر کامیابی نہیں ہو سکتی۔ اسلئے انہیں چندہ جمع کر کے کار خریدنے کی اجازت بھی دے دی گئی ہے۔ قادیان میں بھی چوہدری صاحب کے سپرد یہ کام تھا اور بفضلہ تعالےٰ مفید اور اچھے نتائج برآمد ہوئے تھے۔ اس لئے امید کی جاتی ہے۔ کہ مخیر احباب حسب سابق اس کارِ خیر میں ان کی اعانت فرمائیں گے۔ (ناظر اعلیٰ)

دعائے مغفرت

(۱) حکیم عبدالغنی صاحب جو ڈھوک ڈاکخانہ چیچان تحصیل فتح جنگ ضلع کیمل پور کے باشندہ اور حضرت مسیح موعودؑ کے پرانے صحابی تھے۔ بقضائے الٰہی میرے پاس سور خنگی میں فوت ہو گئے۔ احباب ان کی مغفرت کے لئے دعا فرما دیں۔

(خاکسار غلام سرور سور خنگی تحصیل چارسدہ ضلع پشاور)

خریداران الفرقان کی اطلاع کیلئے!

ماہ جنوری ۵۵ء کا رسالہ مورخہ بیس جنوری ۱۹۵۵ء کو ڈاکخانہ ربوہ سے پوسٹ کیا جا رہا ہے۔ اگر کسی خریدار کو آخر ماہ تک رسالہ نہ ملے تو وہ ایک کارڈ کے ذریعے دوبارہ طلب فرما سکتے ہیں۔ اس کے بعد رسالہ قیمتاً مل سکتا ہے۔

(مینیجر الفرقان ربوہ)

درخواست ہائے دُعا

(۱) بندہ آجکل مالی مشکلات میں مبتلا ہے۔ تمام احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ نیز میرا چھوٹا بھائی اس سال اوورسیر کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(مقبول احمد بھٹی کلورکوٹ سب ڈویژن محکمہ نہر ضلع میانوالی)

(۲) میری لڑکی عزیزہ ناصرہ پروین بعارضہ بخار بیمار ہے۔ اور کمزور بہت ہو گئی ہے۔ احباب اس کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرما دیں۔ نیز مکرم مولوی محمد حسین صاحب مبلغ کے چھوٹے لڑکے عزیزم محمد اقبال کو بھی بخار آتا ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے بھی دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

(سردار محمد محلہ دارالیمن ربوہ)

ترکی اور شام کے تمام اختلافی مسائل طے ہو جائیں گے

وزیر اعظم ترکی سے ملاقات کے بعد فارس الخوری کا بیان

دمشق ۱۷ جنوری۔ ترکی کے وزیر اعظم مسٹر عدنان مندریس سے ملاقات کرنے کے بعد وزیر اعظم شام مسٹر فارس الخوری نے کل یہاں اخبار نویسوں کو بتایا کہ ترکی اور شام کے تمام اختلافی مسائل طے ہو جائیں گے۔ انہوں نے باہمی گفت و شنید کی تفصیلات بیان کرنے سے انکار کر دیا۔ البتہ انہوں نے اتنا کہا۔ ترکی اور شام میں ایک دوسرے کی جائیدادوں کے مسائل کا جائزہ لینے کے لئے دونوں ملکوں کا ایک مشترکہ کمیشن مقرر کیا جائے گا ان میں مشترکہ دریاؤں کا معاملہ بھی شامل ہوگا۔

معلوم ہوا ہے کہ مسٹر فارس الخوری نے مسٹر مندریس کو دعوت دی ہے کہ وہ دوبارہ شام تشریف لائیں اور زیادہ عرصہ یہاں مقیم رہیں۔

مسٹر مندریس نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ عرب ملکوں میں ان کے دورے کا مقصد عربوں کے متعلق ترکی کی نیک خواہشات اور ارادوں کو ظاہر کرنا ہے انہوں نے کہا مستقبل قریب میں یہ نیک ارادے زیادہ واضح صورت میں دنیا کے سامنے آجائیں گے۔

خیر سگالی کا ایک ایرانی وفد کراچی پہنچ گیا

کراچی ۱۷ جنوری۔ پانچ ارکان پر مشتمل ایک خیر سگالی وفد پاکستان کے تین ہفتے کے دورہ پر کراچی پہنچ گیا۔ اس وفد کے لیڈر ایران کے وزیر تعلیم مسٹر رضا جعفری ہیں۔

ہوائی اڈے پر وفد کے لیڈر مسٹر رضا جعفری نے کہا کہ پاکستان اور ایران کے درمیان بہت پرانی دوستی ہے۔ تاہم دونوں ممالک جغرافیائی طور پر الگ حیثیت رکھتے ہیں۔ لیکن مذہبی اور ثقافتی طور پر دونوں ممالک نہ صرف ایک ہیں بلکہ ان کے درمیان ایک گہرا رشتہ موجود ہے۔

ان کے درمیان ایک گہرے رشتے کا سرچشمہ وہ زبان ہے جو دونوں قومیں استعمال کرتی ہیں۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ دونوں ممالک میں ایک دوسرے کے لئے ایک طویل المیعاد دوستی کا جذبہ موجود ہے۔ مسٹر رضا جعفری نے مزید کہا کہ میرے ساتھی یہ محسوس کرتے ہیں کہ ہم اپنے دوسرے گھر میں پہنچ گئے ہیں اور ہم پاکستانی عوام کے لئے ایرانی عوام اور حکومت کی طرف سے ان کے ملک کی سالمیت اور خوشحالی کی تمنائیں لائے ہیں۔

لبنان کو دفاعی معاہدے میں شرکت کی دعوت

لبنان دوسرے عرب ممالک کے ساتھ مشورہ کریگا

بیروت ۱۷ جنوری۔ لبنان کے وزیر خارجہ نے کل یہاں بتایا کہ ترکی کے وزیر اعظم مسٹر عدنان مندریس نے لبنان کو ترکی اور عراق کے مجوزہ دفاعی معاہدے میں شرکت کی دعوت دی ہے۔ لیکن لبنان دوسرے عرب ممالک سے مشورے کے بعد ترکی کو اپنے فیصلے سے مطلع کرے گا۔ وزیر اعظم ترکیہ نے ہفتہ کے روز لبنانی وزیر اعظم سے گفتگو کے دوران یہ دعوت دی تھی اور کہا تھا کہ مجوزہ دفاعی معاہدے کی تفصیلات سے جلد ہی لبنان کو آگاہ کر دیا جائے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم ترکی نے جمہوریہ لبنان کے صدر کامل شمعون کو صدر ترکی جلال بایار کی طرف سے ترکی آنے کی دعوت دی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ دعوت قبول کر لی گئی ہے۔ اور عنقریب تاریخ کا تعین کر دیا جائے گا۔

ایران فی الحال کسی فوجی معاہدے میں

شریک نہیں ہوگا

طہران ۱۷ جنوری۔ ایران کی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے کل یہاں ایک بیان میں بتایا کہ ایران موجودہ حالات کے تحت پاکستان اور ترکی کے معاہدے میں شریک نہیں ہوگا۔ ترجمان نے مزید کہا کہ ہم ترکی اور عراق کے حالیہ معاہدے کو کراچی اور انقرہ کے معاہدے کی روشنی میں ہی دیکھتے ہیں۔ اور فی الحال ہم کسی دفاعی نوعیت کے معاہدے میں شریک ہونے کا فیصلہ نہیں کر سکتے۔

نئی دہلی ۱۷ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ بھارت کی حکومت نے ۲۸ ہزار سے زائد بے خانماں مہاجرین کو مسلمانوں کی متروکہ جائیداد کی فروخت سے ۸ کروڑ روپے معاوضہ کے طور پر نقد دے دئیے ہیں۔ اور دو لاکھ ایکڑ سے زائد زرعی زمینیں الاٹ کی ہیں۔

مشرقی جاوا میں تباہ کن سیلاب

جاکرتا ۱۷ جنوری۔ مشرقی جاوا میں حال ہی میں جو سیلاب آیا ہے وہ اس صدی کا بدترین سیلاب تصور کیا جا رہا ہے۔ حالیہ سیلاب کی وجہ سے ۵۰۰ ایکڑ چاول کے کھیت اور ڈیڑھ ہزار دوسرے کھیت زیر آب ہو گئے ہیں۔ اس سیلاب سے ۱۹ ہزار اشخاص متاثر ہوئے اور تقریباً دس لاکھ روپیہ سے زائد کا نقصان ہوا۔ دس ہزار افراد کو اپنے علاقوں کو خالی کرنا پڑا۔ ۱۲ ہزار مکانات سیلاب کی تباہ کاریوں کی نذر ہو گئے اور ۱۷ افراد ہلاک ہو گئے۔

مغربی جرمنی سے تعلقات بحال کرنے کے متعلق

روس کی مشروط پیشکش

ماسکو ۱۷ جنوری۔ روس نے کہا ہے کہ اگر پیرس کے معاہدات کی توثیق نہ کی جائے تو روس اپنے تعلقات مغربی جرمنی کے ساتھ بحال کرنے کے لئے تیار ہے یہ پیشکش روس کے وزیر خارجہ نے جرمنی سے متعلق پریس کانفرنس میں ایک بیان دیتے ہوئے کی۔ آپ نے کہا کہ چار طاقتی بات چیت ضروری ہے۔ لیکن اگر پیرس کے معاہدات کی توثیق کی گئی تو یہ نا ممکن ہو جائے گی۔ روسی وزیر خارجہ نے متنبہ کیا کہ اگر پیرس کے معاہدات کی توثیق کی گئی تو روس مشرقی جرمنی کے ساتھ اپنے تعلقات بڑھانے شروع کر دے گا۔ اور دوسرے اشتراکی ممالک کے ساتھ مل کر یورپ میں امن و سلامتی کی مشترک کوشش کرے گا۔

امریکہ فوجی اور غیر فوجی امداد پر چار ارب ستر کروڑ ڈالر خرچ کریگا

صدر آئزن ہاور نے نئے مالی سال کیلئے بجٹ پیش کر دیا

واشنگٹن ۱۷ جنوری۔ صدر آئزن ہاور نے آئندہ مالی سال کے امریکی بجٹ میں ایک ارب دس کروڑ ڈالر کی تخفیف کا اعلان کیا ہے۔ لیکن ساتھ ہی غیر ممالک کی امدادی رقم میں ۴۰ کروڑ ڈالر کا اضافہ بھی کر دیا ہے۔ اس طرح فوجی اور غیر فوجی امداد پر کل چار ارب ستر کروڑ ڈالر خرچ کئے جائیں گے۔

اپنی بجٹ کی تقریر میں صدر امریکہ نے کانگرس کو مخاطب کرتے ہوئے انکشاف کیا کہ بجٹ میں ایشیائی ممالک کی امداد کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ لیکن انہوں نے اس کی تفصیل نہیں بتائی۔

انہوں نے مزید کہا کہ آئندہ مالی سال میں امریکہ کو ۲ ارب ۴۰ کروڑ ڈالر کا خسارہ برداشت کرنا پڑے گا۔ واضح رہے کہ موجودہ مالی سال میں ساڑھے چار ارب خسارے کا اندازہ کیا گیا ہے۔

بھارت میں پاکستان کے طلباء کھلاڑی کی چوتھی کامیابی

الٰہ آباد ۱۷ جنوری۔ پاکستانی سکولوں کے طلباء نے کل یہاں سکولوں اور کالجوں کی مشترکہ کرکٹ ٹیم کو ۱۰۷ رنز سے ہرا کر اپنے دورے کی چوتھی کامیابی حاصل کر لی انہوں نے دوسری اننگس میں ۱۳۵ رنز بنا کر کھیل ختم کر دینے کا اعلان کر دیا۔ اس وقت ان کے پانچ کھلاڑی آؤٹ ہوئے تھے۔ اور وہ مقامی ٹیم سے ۸۷ رنز زیادہ بنا چکے تھے۔ مقامی ٹیم کے تمام کھلاڑی دوسری اننگس میں ۱۱۵ رنز بنا کر آؤٹ ہو گئے۔

روس مغربی جرمنی کو مغربی طاقتوں سے

علیحدہ رکھنا چاہتا ہے

پیرس ۱۷ جنوری۔ فرانس کے وزیر اعظم نے مغربی طاقتوں سے اپیل کی ہے کہ وہ مغربی جرمنی کے متعلق پیرس کے معاہدات کی توثیق کے لئے جلد سے جلد کوئی قدم اٹھائیں۔ تاکہ مغربی جرمنی کو مسلح کیا جا سکے۔ یہ اپیل انہوں نے پیرس ریڈیو سے ایک نشری تقریر میں کی ہے۔

روس نے مغربی جرمنی سے متعلق پیرس کے معاہدہ کی توثیق نہ کرنے کی جو دھمکی دی ہے اسے پیرس بون اور واشنگٹن کے سیاسی مبصروں نے روس کی ایک نئی چال قرار دیا ہے۔ روسی دھمکی میں کہا گیا ہے کہ اگر مغربی جرمنی سے متعلق پیرس کے معاہدات کی توثیق کی گئی تو روس مشرقی جرمنی کے ساتھ اپنے تعلقات زیادہ مضبوط کر لیگا۔ سیاسی مبصروں نے کہا ہے مغربی طاقتوں اور مغربی جرمنی کے درمیان تعلقات بہتر بنانے کی راہ میں رکاوٹ کی یہ ایک اور کوشش ہے۔

مغربی جرمنی کے سرکاری ذرائع نے روسی مراسلے پر تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا۔ مغربی جرمنی کے حزب اختلاف نے کہا ہے کہ روسی مراسلے پر احتیاط کے ساتھ غور کیا جائے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ مغربی جرمنی کی حکومت روسی مراسلے کو مسترد کر دے گی۔

واشنگٹن کے سرکاری حکام نے روسی مراسلے پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا ہے کہ مغربی جرمنی کے مسئلہ پر چار طاقتی کانفرنس کے انعقاد اور پیرس کے معاہدہ کی توثیق کی راہ میں یہ ایک اور روسی رکاوٹ ہے۔

امریکی حکام اس بات کے حق میں ہیں کہ چار طاقتی کانفرنس سے قبل پیرس کے معاہدات کی توثیق ضروری ہے۔ انہوں نے مزید کہا ہے کہ روس مغربی جرمنی کے معاملات میں مداخلت کر کے پیرس کے معاہدات کی ناکامی کی ذمہ داری مغربی طاقتوں پر ڈالنا چاہتا ہے۔

لنڈن کی اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ پیرس ٭٭ کے معاہدہ کو عملی جامہ پہنانے میں روس کی یہ ایک نئی رکاوٹ ہے۔ برطانوی حلقوں نے کہا ہے کہ روس مغربی جرمنی کو مغربی طاقتوں سے علیحدہ کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

ایٹم اور ہائیڈروجن بموں کا استعمال

خلاف قانون قرار دینے کا مطالبہ

ٹوکیو ۱۷ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ جاپان کے ۲ کروڑ ۴ لاکھ سے زائد باشندوں نے ایک یادداشت پر دستخط کئے ہیں جس میں انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ ایٹم اور ہائیڈروجن بموں کا استعمال خلاف قانون قرار دیا جائے۔

شام نے دو اخباروں پر پابندی عاید کر دی

دمشق ۱۷ جنوری۔ شام کے وزیر اطلاعات نے یہاں بتایا ہے کہ حکومت شام نے مصر کے دو اخبارات اور ان کے مشرق وسطےٰ کے نمائندوں کا شام کی حدود میں داخلہ ممنوع قرار دے دیا ہے۔ وزیر موصوف نے بتایا کہ ان اخبارات نے شام کے صدر ہاشم الاتاسی پر غیر منصفانہ اور ناروا حملے کئے ہیں۔ ان اخبارات میں ایک روزنامہ الاخبار الجدید اور دوسرا ہفت روزہ اخبار الیوم ہے۔ یہ دونوں عربی زبان کے آزاد اخبارات ہیں جو قاہرہ سے شائع ہوتے ہیں۔

طلبہ کو کردار کی تعمیر پر توجہ دینی چاہئیے

دیال سنگھ کالج میں وزیر تعلیم کی تقریر

لاہور ۱۷ جنوری۔ پنجاب کے وزیر تعلیم چودھری علی اکبر نے کل دیال سنگھ کالج کے طلبہ کے جلسہ تقسیم انعامات کی تقریب پر تقریر کرتے ہوئے طلبہ کو مشورہ دیا کہ وہ اپنا وقت تعلیمی مطالعہ میں گذاریں اور سیاسی سرگرمیوں میں حصہ نہ لیں۔ یہی ایک ذریعہ ہے جس سے وہ آئندہ زندگی میں آنے والی بھاری ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہو سکتے ہیں۔ آپ نے اس امر پر خاص زور دیا کہ طلبہ کو تعلیم کے دوران میں اپنے کردار کی تعمیر پر توجہ دینی چاہئیے اور نظم و نسق کا پابند ہونا چاہئیے۔

آخر میں آپ نے کالج کی رفتار ترقی پر خوشی کا اظہار کیا۔

تریاق اٹھرا - حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں فی شیشی ۲/۸ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

شفا نہ ہونے کی صورت میں قیمت واپس

جملہ امراض مردانہ جن پر کوئی علاج بھی کارگر نہ ہوا ہو کے لئے حتمی دوا ہے۔

رحمت پلز:- اعضائے رئیسہ کو توانائی بخشتی ہیں۔ نیز تبخیر۔ ڈکاروں کی کثرت بھوک کا اڑ جانا۔ غذا کا ہضم نہ ہونا۔ جلابوں کا خود بخود لگ جانا۔ عام جسمانی کمزوری۔ بچوں یا بڑوں کو دودھ ہضم نہ ہونا وغیرہ امراض کو رفع کرنے اور قدرتی صحت بحال کرنے کے لئے اکسیر ہیں۔

سرمۂ رحمت:- دھند۔ جالا۔ چٹا۔ پھولا۔ بسبب دکھنے آنکھ کے پڑ بال۔ پلکیں گرنا۔ ککرے۔ خارش۔ ناخونہ۔ نیز آنکھ کے دکھنے پر صرف دو دفعہ کا استعمال ہی کافی ہے۔ لگے گا ضرور۔

مجھے خدا تعالےٰ کی ذات جو شافی ہے پر حق الیقین ہے۔ کہ رحمت پلز اور سرمہ رحمت کو استعمال کرنے والے مریض کو وہ اپنی رحمت سے شفا دیگا۔ اتفاق سے اگر کسی کو شفا نہ ملے۔ تو ضروری ہے کہ اطلاع دی جائے۔ تاکہ ادا کردہ قیمت واپس کی جاوے۔
قیمت رحمت پلز مکمل کورس -/۸/۲ روپے۔ سرمۂ رحمت فی تولہ -/۸/۲ روپے علاوہ محصول ڈاک

تیار کردہ و ملنے کا پتہ:- **دواخانہ رحمت ربوہ**

فاؤنٹین پن مرمت کی قدیمی دوکان
قائم شدہ ۱۸۹۷ء

ہمارے ہاں ہر قسم کے فاؤنٹین پن کی بہترین مرمت اچھی زخوں پر کی جاتی ہے۔ قیمتی قلموں کے نایاب پرزہ جات بھی دستیاب ہوسکتے ہیں ہر قسم کے پن خریدتے اور مرمت کراتے وقت فاؤنٹین پن ہاؤس نزد نیلا گنبد لاہور یاد رکھیں

براہِ مہربانی

ہمارے مشتہرین خط و کتابت کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیں:

(منیجر)

کپڑوں کی ہر قسم کی ضرورت کے لئے

ناصر پال برادرز

بازار کلاں سیالکوٹ شہر کو یاد فرمائیں

ربوہ اور چنیوٹ کے احمدیوں کے لئے

خوشخبری

خالص سونے کے زیورات بنوانے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں نیز آرڈر پر بھی مال تیار ہوتا ہے۔
مشتہر احمد حسین زرگر بازار محلہ گڑھا چنیوٹ

تجارت کی ترقی کا انحصار

اچھی شہرت پر ہے۔ آپ الفضل ایسے کثیر الاشاعت اور سب سے زیادہ پڑھے جانے والے اخبار میں اشتہار دیکر اچھی شہرت حاصل کریں۔ نرخ بالکل واجبی ہیں۔ منیجر اشتہارات الفضل ربوہ

صداقت احمدیت کے متعلق
تمام جہان کو چیلنج
معہ ڈیڑھ لاکھ روپیہ کے انعامات اردو یا انگریزی کارڈ آنے پر

مفت

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

ہر قسم کی کھیلوں کے لئے بہترین بوٹ خلاً کرکٹ بوٹ رننگ شوز فٹ بال بوٹ

ملنے کا پتہ
شیخ مہر دین سپورٹس مینوفیکچررز چوک علامہ اقبال سیالکوٹ شہر

اکسیر حافظہ

دماغ و حافظہ کو قوی کرتی ہے۔ مفرح قلب ہے۔ اعضائے رئیسہ کو تقویت دیتی ہے۔ حرارت غریزی کو بڑھاتی ہے۔ جو دماغی کام کرنے والوں خصوصاً امتحانوں کی تیاری کرنے والے طالب علموں کے لئے بے بدل کثیر المنافع۔ بیش قیمت عجیب الاثر دوا ہے۔ قیمت تولہ دوا دو ہفتہ ایک روپیہ آٹھ آنے علاوہ محصولڈاک
محمد نور الٰہی چنیوٹ

حب اٹھرا۔ اسقاط حمل کا مجرب علاج فی تولہ ڈیڑھ روپیہ مکمل کورس گیارہ تولے پونے چودہ روپے -/۱۲/۱۳ حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

موتی سرمہ

خارش۔ ککرے۔ جالا۔ پھولا۔ پڑبال۔ دھند غبار پلکیں گرنے کے لئے اکسیر ہے
قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔
نور کیمیکل فارمیسی ۳ دیال سنگھ مینشن مال روڈ لاہور

پیرامونٹ حسن افزا مصنوعات استعمال کر کے قومی صنعت کو فروغ دیں

جدید سائنٹفک طریقہ پر تیار شدہ

سر دماغ اور بالوں کی حفاظت کے لئے

پیرامونٹ ہیئر آئل خوشبودار

بھی کا تیار شدہ
بالوں کو گرنے سے روکتا ہے۔ اور گرے ہوئے بالوں کی جگہ نئے بال پیدا کرتا ہے
قیمت فی شیشی ۶ اونس -/۸/۱ روپیہ

چہرے کی خوبصورتی اور جلد کی حفاظت کے لئے

پیرامونٹ سنو

فیس کریم
حسن کو نکھارتی اور جلد کو ملائم رکھتی ہے۔ اس کا روزانہ استعمال چہرے کے داغ دور دھبے دور کرتا ہے قیمت فی شیشی ۲ اونس ۱۲/

پیرامونٹ پرفیومری ورکس سیالکوٹ شہر

ہر جگہ ایجنٹوں اور مال سپلائی کرنے والے آدمیوں کی ضرورت ہے۔

سلیم ٹرنک ہاؤس

ہمارے ہاں ہر قسم کے ٹرنک پیٹیاں حمام۔ بالٹی مضبوط مل سکتے ہیں۔ نیز برتن بھی مل سکتے ہیں ہمارا کارخانہ بڑے مندر کے پاس ہے اور دوکان چوک جنوتھان
خادم دین مالک سلیم ٹرنک ہاؤس چوک جنوتھان چنیوٹ

خالص سونے کے زیورات چاندی کے ظروف کپس و شیلڈ کے لئے غنی سنز جیولرز انار کلی لاہور تشریف لائیں